سانحۂ ماڈل ٹاؤن لاہور اور پھر مسٹر طاہر القادری کی امارات ایئر لائنز کے سُر ّ من رأیٰ سے برآمدگی ملت اسلامیہ پاکستان کے ساتھ دو انتہائی سنگین مذاق ہیں۔ تازہ خبر ہے کہ سپریم کورٹ نے سندھ ہائی کورٹ کے فیصلے کو معطل کرتے ہوئے پرویز مشرف کو بیرون ملک جانے سے روک دیا ہے۔ ہم فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے سرِ دست صرف اتنا کہنے پر اکتفا کریں گے کہ:

اب کوئی اس میں کیا دلیل کرے
جس کو چاہے خدا ذلیل کرے

## ہمارا میڈیا اور رمضان المبارک:

''میڈیا اور اداکاری'' کے عنوان سے چند گزارشات ہم نے گزشتہ شمارے میں کی تھیں۔ احوال جوں کے توں ہیں، کوئی اپنی روش سے پیچھے ہٹنے کے لیے تیار نہیں۔ یہ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ہے اور اس میں رمضان نشریات کے نام سے جس بے ہودگی، بے حیائی اور اخلاق باختگی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے، الامان والحفیظ۔ ہم پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سے درخواست کرنا چاہیں گے کہ وہ بدی کے فروغ کا سبب نہ بنیں کہ یہ فساد کی جڑ ہے، اس نے نسل نو کے ایمان وعقیدے کو بھی برباد کر کے رکھ دیا ہے اور روزانہ بے شمار گھروں اور خاندانوں کی بربادی کا سبب بھی بن رہا ہے۔ اس پر مزید کچھ لکھنے کی بجائے ہم تنظیم اسلامی پاکستان کی طرف سے روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور کے صفحہ آخر پر 21 / جون 2014ء کو چھپنے والے اشتہار کو اپنی تائید کے ساتھ شائع کر رہے ہیں، اس اُمید پر کہ:

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

**خدارا! رمضان ٹرانسمیشن میں سنجیدگی اور متانت کا مظاہرہ کریں!**
**الیکٹرانک میڈیا کے نام ایک دردمندانہ اپیل**

رمضان المبارک نزول قرآن کا مہینہ ہے جس میں رب کائنات کی لامحدود رحمتیں بارش کی مانند برستی ہیں۔ لیکن افسوس کہ ہمارے بعض ٹیلی ویژن چینل اپنی ریٹنگ بڑھانے کے لیے رمضان ٹرانسمیشن کے عنوان کے تحت پروگراموں کو دلکش بنانے کی خاطر اس ماہ کے تقدس کو پامال کرتے ہیں۔ ہوتا تو یہ چاہیے کے ایسے پروگراموں میں جید علماء کرام اور مستند سکالرز کو بلایا جائے اور ان سے روزے کے مسائل کے ساتھ ساتھ رمضان المبارک اور قرآن حکیم کے فضائل پر گفتگو کی جائے جس سے ناظرین کو اس ماہ کی اہمیت اور فضیلت کا اندازہ ہو اور وہ ان سے بھرپور طور پر استفادہ کر کے دین ودنیا کی سعادتیں حاصل کر سکیں۔ لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ اس ماہِ مقدس میں بعض ٹی وی چینلز پر دینی پروگرام کے عنوان سے سٹیڈیم نما سٹوڈیوز میں عورتوں اور مردوں کی مخلوط محفلیں سجائی جاتی ہیں۔ انتہائی غیر سنجیدہ انداز میں انعامات اچھال کر محفل کو دانستہ طور پر مزاحیہ رنگ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ مرد وزن کے قہقہوں کی بارش ہوتی ہے والہانہ انداز سے تالیاں پیٹی جاتی ہیں۔

آیئے غور کریں کے ہم ثواب کمانے کی بجائے دینی شعائر کا تمسخر اڑا کر کہیں عذاب خداوندی کو دعوت تو نہیں دے رہے؟